سوال

(201) میت کی طرف سے حج کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ہمارے والد گرامی پچھلے سال فوت ہوگئے تھے، کیا ہم ان کی طرف سے حج کرسکتے ہیں، کیا ایسا کرنے سے انہیں ثواب ملے گا؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایصال ثواب کے سلسلہ میں ہم لوگ افراط و تفریط کا شکار ہیں، کچھ لوگ تو مطلق طور پر میت کے لئے ایصال ثواب کے منکر ہیں، جبکہ کچھ حضرات نے اسے بہت عام کر دیا ہے اور ہر طرح کی عبادات کا ثواب فوت شدگان کو پہنچانے کے قائل ہیں۔ دراصل ہمارے نزدیک انسان کو مرنے کے بعد وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے زندگی میں محنت اور کوشش کی ہوگی۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ہے: ''اور انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کی اس نے کوشش کی ہوگی۔'' [1]

قرآن کریم کی یہ آیت عام ہے اور اس سے وہ چیزیں مستثنیٰ ہوں گی جن کا اثبات احادیث صحیحہ سے ہوتا ہے۔ حج بھی ان اعمال سے ہے جس کا ثواب میت کو اس کے مرنے کے بعد پہنچتا ہے، اس کا ذکر احادیث میں ہے۔ اس سلسلہ میں ہم صرف دو احادیث کا ذکر کرتے ہیں:

1 حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک عورت آئی اور عرض کرنے لگی، یا رسول اللہ! میری والدہ نے حج نہیں کیا تھا، اگر میں اس کی طرف سے حج کروں تو کیا اس کی طرف سے کفایت کر جائے گا؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''ہاں'' [2]

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ میت کی طرف سے حج ہوسکتا ہے۔

2 ایک طویل حدیث کے آخر میں یہ الفاظ ہیں: ''اگر مرنے والا مسلمان ہوتا تو تم اس کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا اس کی طرف سے حج کرتے تو اس کا ثواب اسے ضرور پہنچے گا۔'' [3]

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر مرنے والے نے وصیت نہ بھی کی ہو تو بھی اس کی طرف سے حج کرنا جائز ہے اور وہ اس کے ثواب سے محروم نہیں رہے گا، لہٰذا میت کی طرف سے حج کیا جاسکتا ہے۔ (واللہ اعلم)

---

[1]النجم : ۳۹۔

[2]سنن اَبی داوٗد، الوصایا : ۲۸۷۷۔

[3]سنن اَبی داوٗد، الوصایا : ۲۸۸۳۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:200

محدث فتویٰ